33

انعامِ الٰہی کے دروازے بند نہ کرو

(فرمودہ ۷ ۔ مارچ ۱۹۱۹ء)

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

" ہر ایک مسلمان جو عاقل و بالغ ہو اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں اور خُدا کے رسول کی سنت اور اس کی ہدایت کی اتباع میں ان پانچ نمازوں میں کچھ اور نوافل بھی ہیں جو سنتیں کہلاتی ہیں ان نوافل مسنونہ کے سوا مومن شوق سے کچھ اور بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کے لیے پڑھتا ہے جو عام طور پر نوافل کہلاتے ہیں اور خاص خاص اوقات کے لحاظ سے تہجد ۔ اشراق ۔ ضحیٰ کہلاتے ہیں ان تمام فرائض میں، واجبات میں سنن ہیں ۔ نوافل میں ہر ایک رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہے جس میں انسان اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم کہ اے میرے رب مجھ کو سیدھے رستے پر چلا ۔ یہ دُعا ہے جو کثرت سے ایک مسلمان مانگتا ہے اور ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہیں تین دفعہ نہیں چار دفعہ نہیں پانچ دفعہ نہیں چھ دفعہ نہیں ۔ سات دفعہ نہیں آٹھ دفعہ نہیں نو دفعہ نہیں بلکہ قریباً پچاس دفعہ روزانہ مانگتا ہے ۔ جو دعا ایک دفعہ مانگی جائے وہ اثر رکھتی ہے، لیکن جو دُعا اس کثرت سے مانگی جاتی ہے اس کا اثر بہت ہی ہونا چاہیئے ۔

کئی انسان ایسے ہوتے ہیں کہ جس رستہ پر وہ ایک دفعہ چلیں وہ ان کو فراموش نہیں ہوتا، لیکن ایسے لوگ بھی بہت ہوتے ہیں ۔ جو ایک رستہ پر دو تین دفعہ چلیں تو ان کو وہ نہیں بھولتا ۔ مگر جو لوگ ایک دن میں ایک رستہ پر پچاس دفعہ کے قریب چلیں وہ تو اس رستہ کو کسی طرح بھی نہیں بھول سکتے ۔ کوئی شخص نہیں ہوتا جو اپنے گھر کا رستہ بھول جاتے ۔ کیونکہ گھر میں کئی دفعہ اس کو آنا پڑتا ہے ۔

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو اپنے گھر میں ایک آدھ دفعہ ہی آنا پڑتا ہے ۔ مثلاً صبح گئے شام کو آگئے اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ دنوں گھر سے نہیں نکلتے ۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں جو دو چار دفعہ آتے جاتے ہیں ۔ اور اگر کوئی زیادہ سے زیادہ گھر میں آنے جانے والوں پر غور کریگا تو اُس کو معلوم

ہوگا۔ کہ پندرہ بیس دفعہ کسی غیر معمولی وجہ سے گھر میں آنا جانا ہوتو ہو ورنہ عام طور پر دو تین دفعہ سے زیادہ نہیں لوگ آتے جاتے اور دس پندرہ بار سے کسی صورت میں بھی زیادہ نہیں اور بعض لوگ کئی کئی دن ناغہ کرتے ہیں۔ باوجود اس کے پھر بھی کوئی اپنے گھر کا رستہ کبھی نہیں بھولتا۔ جس رستہ پر روزانہ پچاس دفعہ گزرنا پڑے اُس کو اگر انسان بھولے تو اس کا یہی مطلب سمجھا جائیگا کہ وہ سوتے میں گزرا کرتا تھا۔

بعض لوگوں کو مرض ہوتا ہے کہ وہ سوتے سوتے اپنی چارپائی پر سے اُٹھ کر گھر سے نکل کھڑے ہوتے ہیں اور بعض اوقات نہایت خطرناک مقام پر پہنچ جاتے ہیں۔ جہاں سے اگر گھر والوں کو پتہ لگ جائے تو پکڑ لاتے ہیں، لیکن جب صبح کو بیدار ہونے پر انھیں بتایا جاتے کہ تم اس طرح اُٹھ کر چلے گئے تھے اور وہاں پہنچ گئے تھے تو وہ متعجب ہو کر پوچھتے ہیں کہ اچھا یہ بات ہے۔ اسی طرح بعض بچے سوتے سوتے چیخ مار کر اُٹھ بیٹھتے ہیں۔ پھر ان کو لٹا دیتے ہیں اور وہ لیٹتے ہی خراٹے مارتے سو جاتے ہیں پس جو انسان سونے کی حالت میں کسی رستہ پر سے گزرے وہ اس کو یاد نہیں رہتا، لیکن جو شخص جاگنے کی حالت میں کسی رستہ پر چلے وہ اس کو کسی طرح بھی نہیں بھولتا۔ خواہ ایک دفعہ گزرے یا پچاس دفعہ۔

پس اس طرح ایک مسلمان سورہ فاتحہ کی دُعا اھدنا الصراط المستقیم روزانہ پچاس دفعہ کرتا ہے۔ قانونِ قدرت کے ماتحت ایک جاگتا ہوا انسان کسی طرح اس کو نہیں بھول سکتا۔ کیونکہ اگر ایک انسان کوئی کام روزانہ چار پانچ دفعہ کرے تو وہ اس کے خیال میں ہر وقت رہے گا، لیکن جو کام پچاس دفعہ کیا جائے۔ وہ کبھی بھول نہیں سکتا۔ اگر اُس کو جاگنے کی حالت میں کیا جائے۔

مثلاً ایک شخص دو دفعہ دن میں کھاتا ہے تو یہ کھانا اس کے ذہن سے کسی طرح فراموش نہیں ہو سکتا یا مثلاً ایک شخص گورنمنٹ میں درخواست کرتا ہے کہ مجھ کو ملازمت دی جائے۔ اور جب اس کی درخواست منظور کی جائے تو وہ کبھی نہیں کہے گا کہ میں نے درخواست نہیں کی تھی۔ آج کل مربعے فروخت ہوتے ہیں اگر کوئی زمیندار درخواست کرے اور اس کی درخواست منظور ہو جائے تو کبھی وہ زمیندار یہ نہیں کہیگا کہ میں نے درخواست نہیں کی تھی۔ پس اگر لوگ اپنی ایک دفعہ کی درخواست کو نہیں بھولتے تو جب وہ پچاس دفعہ خدا کے حضور درخواست کرتے ہیں اور پھر اس کی قبولیت کے آثار ظاہر ہوتے ہیں تو کیوں انکار کر دیتے ہیں۔ وہ دعا کرتے ہیں اور پچاس دفعہ دُعا کرتے ہیں کہ خدایا ہمیں ہدایت دے۔ اور خدا تعالیٰ ہزاروں دفعہ ان کے لیے ہدایت کے سامان مہیا کرتا ہے۔ وہ مانگ کر مسجد سے نکل رہے ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے ہدایت دینے کے عمل ان کے لیے جاری ہو جاتے ہیں، لیکن وہ ان کو قبول کرنے کی بجائے انکار کر دیتے ہیں کہ ہم نے تو ہدایت طلب ہی نہ کی تھی۔ گویا کہ نعوذ باللہ انھوں نے خدا تعالیٰ کو بھی ایک بچہ سمجھ لیا ہے

جیسا کہ عام طور پر لوگ بچوں سے کیا کرتے ہیں کہ بچہ کو ہاتھ بڑھا کر لینا چاہتے ہیں، لیکن جب وہ ہاتھ پھیلا کر آنا چاہتا ہے تو اپنے ہاتھ پرے ہٹا لیتے ہیں۔ یا اس کی ماں کو دینا چاہتے ہیں۔ جب وہ لینے کے لیے بڑھتی ہے تو اس کو نہیں دیتے اور خوش ہوتے ہیں۔ اسی طرح لوگوں نے خدا تعالیٰ کو سمجھ لیا ہے کہ بار بار اس سے مانگتے ہیں جب وہ دیتا ہے تو انکار کر دیتے ہیں۔ کہ ہم نے تو نہیں مانگا۔

سوال ہو سکتا ہے کہ ہم کیسے یقین کر سکتے ہیں کہ جو کچھ ہمیں دیا جاتا ہے۔ وہ ہماری دُعا کے نتیجہ میں ہوتا ہے اس کے معلوم کرنے کا آسان اور نہایت سہل طریق یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی کے دروازے پر جاتا ہے اور دروازے کو کھٹکھٹاتا ہے تو کیا دروازے کے کھلنے کا انتظار کرتا ہے یا نہیں۔ اسی طرح جب وہ اپنے کسی دوست کو خط بھیجتا ہے۔ یا سرکار میں کوئی درخواست دیتا ہے۔ تو ہر ڈاک میں اس کے جواب کا انتظار کرتا اور ڈاکیے سے بار بار پوچھتا ہے یا نہیں۔ اسی طرح جب وہ پانچ وقت میں متعدد بار خدا تعالیٰ کے حضور درخواست پیش کرتا ہے تو اس کو اپنے ہر ایک کام میں خواہ وہ تجارت سے متعلق ہو یا زراعت سے یا کسی اور فن یا پیشہ سے خیال کرنا چاہیئے کہ کیا اس کام کے متعلق میری درخواست کا جواب آیا ہے۔ یا نہیں۔ پس جب تمہارے سامنے کوئی کام ہو تو غور کرو کہ کیا اس میں ہماری درخواست اھدنا الصراط المستقیم کا جواب ہے یا نہیں، لیکن تعجب ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں اور بار بار درخواست کرتے ہیں مگر اس کو یاد نہیں رکھتے۔ بلکہ بھلا دیتے ہیں کیونکہ جب روزانہ ان کی درخواست قبول کی جاتی ہے تو اس سے انکار کر دیتے ہیں کہ ہم نے تو درخواست ہی نہیں کی تھی۔

جیسا کہ میں نے بتایا کہ یہ لوگ خدا تعالےٰ کے ساتھ بھی بچوں والا معاملہ کرتے ہیں مانگتے ہیں جب وہ دیتا ہے تو مُکر جاتے ہیں۔ پس جو لوگ خدا سے یہ معاملہ کرتے ہیں وہ نہایت خطرناک حالت میں ہیں کیونکہ خدا سے ہنسی کرنا انسان کو ہلاک کر دیتا ہے اور تمام نعمتوں اور برکتوں سے محروم کر دیتا ہے۔

چاہیئے کہ جب ایک انسان دعا کرتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو قبول کرے اور ان آسمانی برکات کو رد کرنے کی کوشش نہ کرے۔ بعض لوگ کہیں گے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے اور یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک انسان خدا تعالیٰ کے فضلوں کو رد کرے۔ مگر یہ واقعہ ہے اور ایسا ہوتا ہے اور روزانہ ہوتا ہے کہ انسان لہو و لعب میں پڑ کر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو رد کر دیتے ہیں اور ان کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ ہم خدا کی کسی نعمت کو رد کر رہے ہیں۔

غور کرو پہلی قوموں نے خدا کی نعمتوں کو رد کیا اور وہ ایسی شان و شوکت والی قومیں تھیں جس کی کچھ حد نہیں مگر انھوں نے خدا کے فضلوں کے دروازوں کو اپنے اوپر بند کر لیا اسی طرح تم بھی بند کر سکتے ہو جب

انھوں نے خدا سے استغنا کیا اور خدا کی نعمتوں کو حقیر جانا تو خدا نے بھی ان سے نظر رحمت کو ہٹا لیا۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ غیور ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ لوگ اس کے انعام کی ناقدری کرتے رہیں اور وہ پھر بھی انعام کرتا چلا جائے پس وہ کبھی پسند نہیں کرتا کہ اس کی نعمتوں کی ناقدری کرنے والے اور اس کے فضلوں کے دروازوں کو بند کرنے والے پھر بھی اس کے انعامات سے حصہ پائیں۔ پس پہلوں نے تلخ تجربہ کیا ہے اور جنہوں نے خدا کی نعمتوں کو رد کیا وہ بھی رد کر دیئے گئے۔ میں تمہیں ہوشیار کرتا ہوں کہ خدا کی نعمتوں کی قدر کرو۔ خدا کے فضلوں کے دروازوں کو اپنے پر بند نہ کرو مت سمجھو کہ تم میں کوئی نہیں جو خدا کی نعمتوں کی ناقدری کرتا ہو تم میں بعض ہیں جو خدا کی نعمتوں اور اس کے فضلوں کی قدر نہیں کرتے۔ جو ایسا کرتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ اگر وہ باز نہیں آئیں گے تو ان پر ہمیشہ ہمیش کے لیے خدا کے فضلوں کے دروازے بند کر دیئے جائیں گے۔ افسوس ان پر جو خدا کے فضلوں کے ان دروازوں کو بند کریں جو خدا کھولنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تم پر اور مجھ پر رحم فرمائے اور ہمیں ان لوگوں سے نہ بنائے جو اس کی نعمتوں اور فضلوں کو رد کر کے ہمیشہ کے عذاب میں پڑ گئے بلکہ اپنے فضلوں کے جذب کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(الفضل ۲۹ مارچ ۱۹۱۹ء)